قُل اِنّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

دین کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

ایڈیٹر۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان

نمبر ۶ | مورخہ یکم اگست ۱۹۲۱ء | دوشنبہ | مطابق ۲۵ ذیقعدہ ۱۳۳۹ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

خطبہ جمعہ (۲۹ر جولائی) بوجہ ناسازی طبیعت جناب مولوی سید سرور شاہ صاحب نے پڑھا اور مقامی اصحاب کو نہایت ضروری نصائح فرمائیں۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ایک ضروری کام کے لئے سیالکوٹ تشریف لے گئے ہیں دو تین دن تک واپس آجائینگے

حضرت خلیفۃ المسیح کی نسبت اطلاع

۲۶ر جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت بفضل خدا بہت اچھی ہے۔ حضرت اُم المومنین و اہلبیت اور خدام سب خیریت سے ہیں

۲۹ر جولائی کو ایک نوجوان افغان قدرت اللہ فوت ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں

حضرت خلیفۃ المسیح کا تازہ کلام

حضور نے یہ نظم ۷ر جولائی کو نشاط باغ (کشمیر) میں کہی۔

محمود اللہ شاہ

مجھ سے ملنے میں اُنہیں عذر نہیں ہے کوئی
دل پہ قابو نہیں اپنا یہی دشواری ہے
پیاس میری نہ بجھی گر تو مجھے کیا اس سے
چشمۂ فیض و عنایات اگر جاری ہے
اک کرشمہ ہیں یہ بیچ میں جتنے یہ حجاب
میری منظر اگر آپ کو دلداری ہے
مر کے بھی دیکھ لوں شاید کہ میسر ہو وصال
لوگ کہتے ہیں یہ تدبیر بڑی کاری ہے
میری یہ آنکھیں کہاں رویت دلدار کہاں
حالتِ خواب میں ہوں [illegible] یہ بیداری ہے
دل کے زنگوں نے ہی محجوب کیا ہے اس کو
شاہد اس [illegible] پہ اک پردۂ زنگاری ہے
دشمنِ دین ترے حملے تو سب دیکھ لئے ہیں
اب ذرا ہوش سے رہیو کہ مری باری ہے
نخلِ اسلام پہ رکھا ہے مخالف نے تبر
واغیاثاہ کہ ساعت یہ بڑی بھاری ہے
عشق کہتا ہے کہ محمود لپٹ جا اُٹھ کر
رُعب کہتا ہے پرے ہٹ بڑی لاچاری ہے

اخبار احمدیہ

پانی پت میں تبلیغ گذشتہ ماہ میں جب ہندو مسلمان لیڈر پانی پت میں آئے تو ان کے لئے بازار سجایا۔ اور ان کا جلوس نکالا گیا۔ میں نے بھی ان کے خیر مقدم کے طور پر نہایت خوشخط لکھوا کر قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود کے الہامات چسپاں کرا دئے۔ اور شعر بھی موٹا لکھ کر لٹکایا گیا ؎

بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہوگی
مسیحا سے جب تک شناسائی نہ ہوگی

یہ چادر اس طرح بازار میں لٹکائی گئی کہ گذرنے والوں کی نظر اس پر پڑے۔ تقریباً بیس بائیس ہزار آدمیوں نے ان آیات و الہامات و عبارات کو پڑھا۔ لوگوں نے متعدد دفعہ اسکو پھاڑ بھی ڈالا۔ مگر ساتھ کے ساتھ مرمت بھی کر دی گئی۔ بعضوں نے اس پر پتھر پھینکے۔ اور بدزبانیاں کیں۔ حضرت اقدس کے دس شرائط بیعت کو بھی اسی طرح چسپاں کیا گیا۔

محمد یعقوب حسن احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ پانی پت

ضروری گذارش معزز بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام اُن مقامات کے نام بتعین تاریخ مطلوب ہیں۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی آخر العمر میں ایک یا متعدد بار تشریف لیگئے۔ بعض مقامات جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔ ذیل میں درج کر کے ملتمس ہوں کہ اگر کسی بزرگ کو ان کے علاوہ کسی اور ایسے مقام کا علم ہو۔ تو اس سے خاکسار کو مطلع فرما دیں۔ نیز ان مقامات کے متعلق اگر کوئی واقعہ ہو جس میں سلسلہ احمدیہ کے لئے دلچسپی ہو۔ تو وہ بھی تحریر فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے۔

خاکسار احمد الدین معرفت شیخ غلام فرید صاحب بی اے قادیان

فہرست مقامات

بٹالہ۔ دہرم کوٹ بگہ۔ ڈیرہ بابا نانک۔ علیوالی
تتہ غلام نبی۔ دہاریوال۔ کنڈے (متصل دہاریوال)

گورداسپور۔ پٹھان کوٹ۔ ڈلہوزی۔ امرتسر۔ لاہور سیالکوٹ۔ جموں۔ جہلم۔ فیروزپور چھاؤنی ملتان رسول پور۔ ہوشیارپور۔ پھگواڑہ۔ کپورتھلہ۔ جالندھر۔ مالیر کوٹلہ لودہیانہ۔ سرہند۔ بسی۔ پٹیالہ۔ دورا ہا۔ سنور جہاں خیلاں۔ انبالہ چھاؤنی۔ علیگڈھ۔ شیر دہلی۔ مہر دلی۔

وی پی آتے ہیں!

جن دوستوں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام ۴ر اگست کا پرچہ وی پی ہوگا۔

جو صاحب وی پی واپس کرینگے ان کے نام سے اخبار تا وصولی قیمت بند رہے گا۔

وی پی پیکٹ پر جو قیمت لکھی ہوتی ہے وہ اصلی ہوتی ہے۔ مگر منی آرڈر کی فیس علاوہ اس کے ہے۔ بعض دوست ہم سے پوچھتے ہیں کہ چٹھی رسان ہم سے ۲ر زیادہ کیوں مانگتا ہے۔ بلکہ بعض نے تو وی پی انکاری کر دیا محض اس بنا پر کہ چٹھی رسان نے ہم سے دو آنے زائد مانگے۔ حضرات! یہ دو آنے منی آرڈر کی فیس ہے۔ اور ہم جو ۲ر قیمت اخبار میں بڑھاتے ہیں یعنی ۴ر کی بجائے ۶ر یا ۸ر کی بجائے ۱۰ر یہ رجسٹری کے ٹکٹوں کی قیمت ہے۔ جو ہمیں لگانے پڑتے ہیں۔ اگر خود ہی منی آرڈر کر دیا کریں تو یہ دو آنے زائد نہ خرچ کرنے پڑیں۔ میں ہر ایک دوست کو ۱۵ روز پہلے اطلاع بذریعہ کارڈ دلوا سکتا ہوں کہ آپ کی قیمت ختم ہوگئی۔ بشرطیکہ اس قسم کی خط و کتابت نہ شروع کر دی جائے کہ ہم فلاں تاریخ قیمت دینگے۔ فی الحال اخبار جاری رکھیں وغیرہ۔ یاد رکھو کہ الفضل کی قیمت بہرحال پیشگی وصول ہونی چاہیئے (مینیجر الفضل)

اشتہار دینے والوں سے معذرت

جن دوستوں کے اشتہارات نمبر ۹ میں نکلنے چاہئیں تھے۔ وہ بوجہ جناب ناظر صاحب کے ایک ضروری مضمون کے ان کے ارشاد کے ماتحت نہیں نکل سکے۔ امید ہے مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمائینگے۔ (مینیجر الفضل)

ضلع سیالکوٹ کا پہلا تبلیغی دورہ

نمبر شمار	مقام	ممبران وفد — مستقل	ممبران وفد — لاحق	تاریخ نزول	قیام	نمائندہ
۱	گوجرانوالہ	حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی، سردار عبد الرحمن صاحب بی اے، ماسٹر جلال الدین صاحب	شیخ حسن محمد صاحب	۲ر اگست	۳-۴ اگست	حکیم محمد دین صاحب
۲	تلونڈی	″	″	۵ ″	۶ ″	منشی غلام حیدر صاحب
۳	ڈسکہ	″	چوہدری نصر اللہ خانصاحب	۷ ″	۸ ″	چوہدری نصر اللہ خانصاحب
۴	سمبڑیال	″	″	۹ ″	۱۰ ″	شیخ محمد حسن صاحب
۵	جموں	″	″	۱۱ ″	۱۲ ″	مستری فیض احمد صاحب
۶	سیالکوٹ	″	″	۱۳ ″	۱۴-۱۵ ″	سید عبد السلام صاحب
۷	کلاس والہ	″	″	۱۶ ″	۱۷ ″	منشی سراج دین صاحب
۸	نارووال	″	″	۱۸ ″	۱۹ ″	مولوی احمد دین صاحب

خاکسار زین العابدین ناظر تالیف و اشاعت

اخبار احمدیہ

پانی پت میں تبلیغ گذشتہ ماہ میں جب ہندو مسلمان لیڈر پانی پت میں آئے تو ان کے لئے بازار سجایا - اور ان کا جلوس نکالا گیا - میں نے بھی ان کے خیر مقدم کے طور پر نہایت خوشخط لکھوا کر قرآن کریم کی آیات اور حضرت مسیح موعود کے الہامات چسپاں کرا دیئے - اور شعر بھی موٹا لکھ کر لٹکایا گیا ؎

بلاؤں سے ہرگز رہائی نہ ہوگی
مسیحا سے جب تک صفائی نہ ہوگی

یہ چادر اس طرح بازار میں لٹکائی گئی کہ گذرنے والوں کی نظر اس پر پڑے - تقریباً بیس بائیس ہزار آدمیوں نے ان آیات و الہامات و عبارات کو پڑھا - لوگوں نے متعدد دفعہ اسکو پھاڑ بھی ڈالا - مگر ساتھ کے ساتھ مرمت بھی کر دی گئی - بعضوں نے اس پر پتھر پھینکے - اور بدزبانیاں کیں - حضرت اقدس کے دس شرائط بیعت کو بھی اسی طرح چسپاں کیا گیا -

محمد یعقوب حسن احمدی سکرٹری تبلیغ انجمن احمدیہ پانی پت

ضروری گزارش معززین بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تمام اُن مقامات کے نام بقید تاریخ مطلوب ہیں - جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی حیات میں ایک یا متعدد بار تشریف لیگئے - بعض مقامات جن کے نام معلوم ہو سکے ہیں - ذیل میں درج کر کے ملتمس ہوں کہ اگر کسی بزرگ کو ان کے علاوہ کسی اور ایسے مقام کا علم ہو - تو اس سے خاکسار کو مطلع فرمادیں - نیز ان مقامات کے متعلق اگر کوئی واقعہ ہو جسمیں سلسلہ احمدیہ کے لئے دلچسپی ہو - تو وہ بھی تحریر فرمادیں - اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر دے -

خاکسار احمدالدین معرفت شیخ غلام فرید صاحب بی اے قادیان

فہرست مقامات

بٹالہ - دہرم کوٹ بگہ - ڈیرہ بابا نانک - علیوال - تتہ غلام نبی - دہاریوال - کنڈے (متصل دہاریوال) گورداسپور - پٹھان کوٹ - ڈلہوزی - امرتسر - لاہور - سیالکوٹ - جموں - جہلم - فیروزپور چھاؤنی - ملتان - رسول پور - ہوشیارپور - کپور تھلہ - جالندھر - مالیر کوٹلہ - لودہیانہ - سرہند - بسی - پٹیالہ - دوراہا - سنور - چھال خیلاں - انبالہ چھاؤنی - علی گڈھ - خوردی - دہلی - مہرولی -

وی پی آتے ہیں!

جن دوستوں کی قیمت اخبار ماہ جولائی میں ختم ہوتی ہے - ان کے نام ۴ - اگست کا پرچہ وی پی ہوگا -

جو صاحب وی پی واپس کریںگے - ان کے نام سے اخبار تا وصولی قیمت بند رہے گا -

وی پی پیکٹ پر جو قیمت لکھی ہوتی ہے وہ ہمیں وصول ہوتی ہے - مگر منی آرڈر کی فیس علاوہ اس کے ہے - بعض دوست ہم سے پوچھتے ہیں کہ چٹھی رساں ہم سے کیوں زیادہ مانگتا ہے - بلکہ بعض نے تو وی پی انکاری کر دیا - محض کہ چٹھی رساں نے ہم سے دو آنے زائد مانگے - حضرات یہ دو آنے منی آرڈر کی فیس ہے - اور ہم جو قیمت اخبار میں بڑھاتے ہیں یعنی ۴ روپے کی بجائے ۴ روپے یا ۸ کی بجائے ۸ یہ رجسٹری کے ٹکٹوں کی قیمت ہے - جو ہمیں لگانے پڑتے ہیں - اگر خود ہی منی آرڈر کر دیا کریں تو یہ دو آنے زائد نہ خرچ کرنے پڑیں - میں ہر ایک دوست کو ۱۵ روز پہلے اطلاع بذریعہ کارڈ دلوا سکتا ہوں کہ آپ کی قیمت ختم ہوگئی بشرطیکہ اس قسم کی خط و کتابت نہ شروع کر دی جائے کہ ہم فلاں تاریخ قیمت دینگے - فی الحال اخبار جاری رکھیں وغیرہ - کیونکہ الفضل کی قیمت بہرحال پیشگی وصول ہونی چاہیئے (مینیجر الفضل)

اشتہار دینے والوں سے معذرت

جن دوستوں کے اشتہارات نمبر ۹ میں نکلنے چاہئیں تھے - وہ بوجہ جناب ناظر صاحب کے ایک ضروری مضمون کے ان کے ارشاد کے ماتحت نہیں نکل سکے - امید ہے مجھے معذور سمجھ کر معاف فرمائیںگے - (مینیجر الفضل)

ضلع سیالکوٹ کا پہلا تبلیغی وفد

نمبر شمار	مقام	ممبران وفد: مستقل	ممبران وفد: لاحق	تاریخ نزول	قیام	نمائندہ
۱	گوجرانوالہ	حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی سردار عبدالرحمٰن صاحب بی اے مولوی جلال الدین صاحب	شیخ حسن محمد صاحب	۲ - اگست	۳ - ۴ - اگست	حکیم محمد دین صاحب
۲	تلونڈی	〃	〃	۵ - 〃	۶ - 〃	منشی غلام حیدر صاحب
۳	ڈسکہ	〃	چودہری نصراللہ خانصاحب	۷ - 〃	۸ - 〃	چودہری نصراللہ خانصاحب
۴	سمبڑیال	〃	〃	۹ - 〃	۱۰ - 〃	شیخ محمد حسن صاحب
۵	جیتوں	〃	〃	۱۱ - 〃	۱۲ - 〃	مستری فیض احمد صاحب
۶	سیالکوٹ	〃	〃	۱۳ - 〃	۱۴ - ۱۵ 〃	سید عبدالسلام صاحب
۷	کلاس والہ	〃	〃	۱۶ - 〃	۱۷ - 〃	منشی سراج دین صاحب
۸	نارووال	〃	〃	۱۸ - 〃	۱۹ - 〃	مولوی احمد دین صاحب

خاکسار زین العابدین ناظر تالیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

قادیان دار الامان - یکم اگست ۱۹۲۱ء

اثبات نبوت بروزی

(از جناب منشی خادم حسین صاحب خادم بھیروی)

چونکہ اکثر غیر احمدی مولوی صاحبان بروزی نبوت کی حقیقت سے واقف نہیں۔ اور اسی وجہ سے وہ اس کو محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اختراع اور تناسخ اور حلول کا عقیدہ قرار دے کر صاف انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ جب جمعیۃ العلماء کا جلسہ قادیان میں ہوا۔ تو ان کے ایک فاضل رپورٹر نے جو کارروائی روزانہ وکیل میں شائع کرائی۔ ایک موقعہ پر یاد پڑتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی پر تعریض کرتے ہوئے ایک بڑے دیوبندی مولوی کی زبانی لکھا تھا کہ انھوں نے فرمایا کہ اسلام میں کسی ظلی یا بروزی نبوت کا ذکر نہیں ہے۔

جب ایسے بڑے علماء کی طرف سے اس قسم کے اعلان احمدیہ عقائد کے خلاف باآواز بلند کئے جائیں تو ظاہر ہے۔ کہ اس کی صحت میں عوام کو کسی قسم کے شک و شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔ لیکن یاد رہے کہ نور صداقت کسی کے پھونک مارنے سے بجھ نہیں سکتا۔ بلکہ زیادہ تر روشن ہوتا ہے۔

ذیل میں بروزی نبوت کا ایسا بین ثبوت ایک مشہور فاضل کی کتاب سے عرض کیا جاتا ہے۔ جو بوجہ جامع و مدلل ہونے کے تقریباً سب مسلمانوں کے لئے قابل غور ہے۔ اور جمعیۃ العلماء کا ورود قادیان میں ہے کے فاضل نامہ نگار اور ان کے پیر و مرشد کے لئے تو علی الخصوص بمنزلہ حجت ملزمہ کے ہے۔ یہ شیخ محی الدین ابن عربی رح کی کتاب فصوص الحکم کی شرح التاویل المحکم میں حکیم محمد حسن صاحب فاضل امروہوی فص حکمت اینا سیئۃ فی کلمۃ الیاسیۃ کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

واضح ہو کہ یہاں پر تین مسائل سے واقف ہونا چاہیئے۔ اول تناسخ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ روح کا تعلق اپنے جسم سے باقی نہ رہے بلکہ اسی دنیا میں دوسرے جسم کے ساتھ متعلق ہو جائے۔ اور یہود و نصاریٰ اور اہل اسلام چونکہ حشر و نشر قیامت کے معتقد ہیں۔ اسواسطے اس کو ناجائز جانتے ہیں اور قیامت کے آثار خصوصاً اس زمانہ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ پس ہر عقلمند کے نزدیک تناسخ کا انکار ضروری ہو گیا۔ اور عالم مثال میں ارواح شہدا کا پرندوں کی صورت میں متمثل ہونا عقیدہ تناسخ کا موید نہیں ہے۔ کیونکہ وہ تو اسی دنیا میں ہوتا ہے اور یہ دوسری دنیا میں ہو گا۔

دوسرا تمثل ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ روح اپنے اول مقام پر قائم رہ کر کوئی دوسری شکل اختیار کر لے جیسے کہ روح اور رب کا تمثل کعبہ اور کوہ طور وغیرہ میں۔ اور فرشتہ کا تمثل بشر کی صورت وغیرہ میں۔ تیسرے بروز ہے۔ اور وہ خاص تمثل ہے رحم میں اور ملاکی (نبی) کی کتاب میں الیاس اور یہود کے برباد کرنیوالے مسیح اور نبی اعظم حضور علیہ السلام کی خبر جو وارد ہے۔ اسی قسم سے ہے۔

حالانکہ الیاس ۹۱۰ برس مسیح علیہ السلام سے پہلے گذر چکے تھے۔ اور ملاکی کی کتاب کے مطابق انجیل یوحنا فصل اول میں آیا ہے کہ یہود نے یحیٰی سے پوچھا کہ کیا تو الیاس ہے یا مسیح یا نبی اعظم اور یہودیوں کے اعتقاد میں اسی الیاس نے آنا تھا۔ مگر بلا صورت بروز کے۔ اسی لئے یحیٰی نے بلا صورت بروز اپنے الیاس ہونے سے انکار کیا۔ اور جب مسیح علیہ السلام تشریف لائے۔ تو یہودیوں نے کہا ابھی الیاس تو آیا نہیں۔ پس تو مسیح کس طرح ہو گا۔ مسیح علیہ السلام نے فرمایا کہ یحیٰی ہی الیاس کی قوت لیکر آیا تھا۔

پس ادریس اور الیاس کی یہی صورت ہے کہ ادریس اپنے مقام پر قائم رہا۔ اور الیاس کی صورت میں جلوہ نما ہوا۔ اسی لئے ادریس نے معراج کی رات میں حضور علیہ السلام کو برادر صالح فرمایا نہ کہ پسر صالح۔ جیسے کہ آدم و نوح و ابراہیم نے ان کو کہا تھا۔ اسی لئے عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود کی نسبت بخاری میں مروی ہے۔ کہ انہوں نے فرمایا کہ الیاسؑ ادریسؑ ہے۔ اسی لحاظ سے ایسے انسانوں کو جو ادریس الیاس کے مظہر ہوں۔ قرآن مجید میں ادریسین و الیاسیین فرمایا ہے۔ اور ایک قرأت میں ادریس بھی آیا ہے:۔

"دبریں صورت قیاس حضرت مهدی علیہ السلام و حضور سیدنا حضرت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم و حملہ عرش بصورت ہائے خلفائے اربعہ قیاس باید ساخت۔"

یعنی اور حضرت مهدی علیہ السلام اور حضرت مصطفےٰ اور حاملان عرش معلےٰ کا چار خلفائے راشدین کی شکل میں اسی (بروزی) صورت میں قیاس کرنا چاہیئے اسی لئے شیخ (ابن عربی رح) نے فرمایا ہے:۔

"ان الیاس ھو ادریس علیہ السلام کان نبیاً قبل نوح علیہ السلام ورفعہ اللہ مکاناً علیاً فھو فی قلب الافلاک ساکن وھو فلک الشمس۔"

"الیاس او بروز ادریس علیہ السلام کہ بود نبی قبل نوح علیہ السلام و بلند کرد او را اللہ مکان بلند پس او در قلب افلاک ساکن است کہ او فلک آفتاب است۔"

یعنی الیاس علیہ السلام ادریس کے بروز ہیں۔ جو نوح علیہ السلام سے پہلے نبی ہوئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے انکو بلند مکان عطا فرمایا۔ اور وہ افلاک کے قلب میں ساکن ہیں جو کہ آفتاب کا آسمان ہے

"و منکرین ایں کتاب از مسئلہ بروز مذکورہ واقف نابودہ حیران اند کہ چگونہ الیاس ادریس شود۔"

دیکھو کتاب التاویل المحکم مطبوعہ نولکشور از صفحہ ۴۳۳ لغایت ۴۳۴۔

یعنی اس کتاب (فصوص الحکم) کے شارحین چونکہ مسئلہ بروز سے ناواقف ہیں۔ اس لئے حیران ہیں کہ ادریس کس طرح الیاس ہو سکتا ہے۔

فاضل امروہی کی تقریر و تفسیر بزبان فارسی کا ترجمہ معہ بعض ضروری فقرات بعبارت اصل فارسی یہاں پر ختم ہو گیا۔ اور جو زیادہ دیکھنا چاہے۔ وہ اصل کتاب میں دیکھ لے۔ اب اس سے جو فوائد مترتب ہو سکتے ہیں۔ بغور ملاحظہ فرمائیے۔

اول یہ کہ مسئلہ بروز کو تناسخ والوں سے کوئی نسبت نہیں اور اسکو تناسخ قرار دینا جہالت ہے۔

دوم یہ کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام سے کئی سو برس پہلے بروزی نبوت کے قائل تھے۔ اور اسی طرح ان کی کتاب کے فاضل شارح مولوی حکیم محمد حسن صاحب امروہی بھی اس کے معتقد ہیں۔

سوم یہ کہ یہود و نصاریٰ کی کتب مقدسہ میں بھی بروزی انبیاء کا ذکر موجود ہے۔ اور گو یہود نے اپنی جہالت سے یحییٰ علیہ السلام کو الیاس موعود کا بروز ماننے میں ٹھوکر کھائی۔ لیکن عیسائی اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کیونکہ نہ صرف انجیل یوحنا بلکہ متی اور لوقا میں بھی مسیح علیہ السلام کی زبان سے اس امر کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ الیاس جو آنے والا تھا وہ یہی یحییٰ تھا۔

چہارم۔ اگر کوئی غیر مقلد مولوی کہے کہ ہم پر صوفیوں کے اقوال حجت ہیں۔ نہ یہود و نصاریٰ کی کتب محرفہ کے حوالے۔ ہم کو تو قرآن سے یا حدیث سے ثابت کر کے دکھلاؤ۔ تو اس کے لئے بھی ہم حاضر ہیں۔

سو واضح ہو کہ کلام مجید میں ادریس اور الیاس علیہ السلام کا ذکر باوجودیکہ علیحدہ علیحدہ مذکور ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ دونوں ایک نہیں۔ بلکہ دو جدا جدا پیغمبر علیحدہ اپنے اوقات میں خاص خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے۔ لیکن باوجود اس کے بخاری جیسی معتبر کتاب میں عبد اللہ بن عباسؓ اور عبد اللہ بن مسعودؓ جیسے جلیل القدر صحابہ سے مروی ہے کہ الیاس ادریس ہی تھے۔ پس بغیر اس کے کہ بروزی رنگ میں مانا جائے۔ الیاس کس طرح ادریس ہو سکتے ہیں؟

اے غیر مقلد مولوی صاحبان! برائے خدا انصاف فرمائیے۔ اس سے بڑھ کر بروزی نبوت کا تسلی بخش ثبوت کیا ہو گا۔ فبای حدیث بعدہ یُنسون۔

پنجم یہ کہ ظاہر بین یہود نے مسیح علیہ السلام کا انکار اس بناء پر کیا تھا کہ یحییٰ کا (جو بروزی رنگ میں الیاس تھے) الیاس ہونا ان کی دانست میں نہ آیا۔ کیونکہ انکی کتابوں میں صاف طور پر الیاس کا رفع الی السماء مذکور ہے۔ دیکھو سلاطین ۲۔

تو جب مسیح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔ یہود کو بڑا تعجب ہوا۔ اور اب تک وہ اسی انکار و اصرار میں پھنسے ہوئے ہیں کہ الیاس تو آسمان پر ہے۔ اور جب تک وہی آسمان سے نازل ہو کر مسیح علیہ السلام کی تصدیق نہ کرے۔ کسی زمینی الیاس یا مسیح یا نبی اعظم کو وہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ لیکن تعلیم عیسوی اور تعلیم اسلام نے آخر انہی کو ملزم بلکہ مجرم قرار دیا اور انکی خواہش اور زعم کے مطابق نہ اس وقت آسمان سے کوئی اترا۔ اور نہ اب تک اور نہ آئندہ اترنے کی اُمید ہے۔ ٹھیک اسی طرح باوجودیکہ رفع و نزول مسیح کے ضمن میں نہ قرآن میں آسمان کا لفظ موجود ہے نہ حدیث میں۔ پھر بھی عام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ مسیح زندہ آسمان پر اٹھائے گئے۔ اور اسی جسم کے ساتھ آسمان سے نازل ہونگے۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے دعویٰ مسیح موعود پر استعجاب و انکار میں پڑ گئے۔ تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرما دیا تھا۔ لتتبعن سنن من قبلکم یعنی ضرور تم اگلی اُمتوں (یہود و نصاریٰ) کے نقش قدم پر چلو گے۔

ششم۔ یہ کہ مہدی موعود علیہ السلام دراصل بروز محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جس طرح ہر چہار خلفائے راشدین حاملان عرش مثالی کے بروز تھے پس مدعی مہدویت مجاز ہے۔ کہ اپنے آپ کو اس غربت اسلام کے زمانہ میں مصداق آیات ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ و آیہ اسمہ احمد قرار دے یا بروز محمدؐ کہلائے۔ جیسے کہ ایک جگہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے ؎

احمدِ آخر زماں نام من است
آخریں جامے ہمیں جام من است

جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کے لئے پسند کرو

چندہی دن ہوئے اخبار "ہندی ماترم" میں "اودھ اخبار" لکھنؤ کے خلاف ایک نوٹ میں لکھا گیا تھا کہ:-

"جہاں تک ہم خیال کر سکتے ہیں۔ لکھنؤ کی تہذیب یا شان ماڈریٹی معاصر مذکور کے اس میں مانع نہیں کہ وہ مہاتما گاندھی جی اور دیگر فدایان ملک کے نام نامی کے ساتھ مسٹر کا نامعقول لفظ جو کہ قوم پرست حلقوں میں سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔ استعمال کرنے کی بجائے انہیں اعزازی الفاظ کا استعمال کرے جو کہ آج کل کم از کم قوم پرست ہندوستانیوں میں مقبول عام ہیں۔ اور ہوتے جاتے ہیں"۔
(۱۸ جولائی ۱۹۳۱ء)

اگرچہ یہ درست نہیں ہے کہ "مسٹر" کا لفظ ایسا نامعقول ہو گیا ہے۔ کہ قوم پرست حلقوں میں سخت ناپسند کیا جاتا ہے۔ خود مسٹر گاندھی نے اپنے ایک حال کے مضمون میں تلک کو "مسٹر تلک" لکھا ہے۔ لیکن ہندی ماترم جس نے "فدایان ملک کے نام نامی کے ساتھ" "اعزازی الفاظ" استعمال کرنے پر اتنا زور دیا ہے۔ اس کی اپنی حالت کیا ہے۔ اس کا اندازہ لالہ لاجپت رائے صاحب کے حسب ذیل الفاظ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو انہوں نے ۲۲ جولائی کے ہندے ماترم میں اپنے ایک مضمون کے دوران میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے تحریر کئے ہیں:-

"مسلمانو! اسلام کی شان عمر جیسے لیڈروں سے ہے۔ جنہوں نے اپنے ہاتھ سے مزدوری کرکے

بادشاہی کی۔ اور ایک دنیا کو اسلام کا معتقد و پیرو بنا دیا۔"

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جیسے اولوالعزم اور عظیم الشان انسان کا نام جس روکھے طریق سے لیا گیا ہے۔ ظاہر ہے لالہ صاحب کے دل میں اگر ان کی کوئی وقعت نہ تھی تو مسلمانوں ہی کی خاطر کوئی نہ کوئی اعزازی لفظ لکھ دیتے۔ کیا یہ قابل افسوس بات نہیں کہ بندے ماترم جو مسٹر گاندھی کے متعلق لفظ مسٹر کے خلاف آواز اٹھانیکی ضرورت سمجھتا ہے اسکا چیف ایڈیٹر مسلمانوں کے ایک نہایت قابل تعظیم بزرگ کا نام اس رنگ میں لیتا اور بندے ماترم میں شائع کرتا ہے۔ لوگ جو کچھ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ اگر وہی دوسروں کیلئے پسند کریں۔ تو بہت سی شکایتیں اور گلے دور ہو جائیں لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا جاتا۔

مسلمانوں کے متعلق لالہ صاحب کے ایسے طرز عمل کی یہ پہلی مثال نہیں ہے۔ اس سے قبل وہ "خدا تعالیٰ" اور "الہام" کے خالص اسلامی الفاظ کو لیکر ایسی دُرافشانی کر چکے ہیں۔ جو نہایت ہی قابل افسوس اور دل آزار ہے۔

قومی فنڈ اور مسلمان لیڈر:۔ یہ ایک عجیب بات ہے کہ ہندو صاحبان کے ہاتھوں میں جو قومی فنڈ ہیں۔ ان کے حساب کتاب پر بہت کم اعتراض سننے میں آتے ہیں۔ اور ان کے متعلق خورد برد یا بے جا صرف کی شکایت تو شاذ و نادر ہی ہوگی۔

لیکن اس کے مقابلہ میں مسلمانوں کا کوئی ایک بھی ایسا لیڈر نہیں جس کے ہاتھ میں کسی فنڈ کا روپیہ آیا ہو۔ اور اس پر سخت سے سخت الزام نہ لگائے گئے ہوں۔ پہلی باتوں کو جانے دو۔ اسوقت جگہ جگہ جو خلافت کمیٹیاں بنی ہیں۔ ان کے کارندوں کے متعلق ہی دیکھ لو۔ ان پر کیسے کیسے خطرناک الزام لگا کر ان کے ثبوت بہم پہنچائے جا رہے ہیں۔ کس زور کیساتھ حسابات فہمی کے مطالبات کئے جا رہے ہیں۔ اور کیسے کیسے لوست کندہ حالات بیان ہو رہے ہیں۔

دیانت اور امانت ہر ایک مسلمان کے لئے ایک نہایت ضروری صفت ہے۔ لیکن وہ جو مسلمانوں کے قائم مقام اور لیڈر کہلاتے ہوں اور حفاظت اسلام کے مدعی بن کر کھڑے ہوئے ہوں۔ ان کیلئے تو نہایت ضروری ہے کہ اپنے دامن کو گرد آلود نہ ہونے دیں۔ اور اسے پاک و صاف رکھیں۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ چھوٹے چھوٹے مولویوں ملانوں سے لیکر بڑے بڑے مولاناؤں تک پر کھلے بندوں الزام پر الزام لگائے جاتے ہیں۔ جن کا وہ کوئی جواب نہیں دیتے۔

کیا یہ مسلمانوں کی انتہائی بدقسمتی نہیں ہے۔ اور ایسے لوگوں کا مسلمانی قابل افسوس نہیں ہے۔ آہ ایک تو وہ وقت تھا جبکہ "مسلمان" کا لفظ دیانت اور امانت کا سرٹیفکیٹ ہوتا تھا۔ اور اس لفظ کو اپنی طرف منسوب کرنیوالے کیلئے کسی بڑی سی بڑی ذمہ داری کے موقع پر کوئی اور ضمانت دینے کی ضرورت نہ سمجھی جاتی تھی لیکن آج یہ حالت ہے۔ کہ مسلمان کہلانیوالوں کو جہاں اور عیوب کا حامل سمجھا جاتا ہے۔ وہاں روپے کے معاملہ میں بھی سخت کچا قرار دیا جاتا ہے۔ جو کہ بالکل درست ہے۔

مسلمانوں کو اس بارہ میں اپنے لیڈروں اور کارکن لوگوں کا ذرا ہندو کارکن اصحاب سے مقابلہ کر کے دیکھنا چاہیئے۔

حال میں لالہ لاجپت رائے صاحب نے تلک سوراجیہ فنڈ کے متعلق پبلک کو کس طریق سے اطمینان دلایا ہے۔ کیا کسی ایک مسلمان لیڈر نے بھی کبھی اسکی ضرورت سمجھی ہے۔ اور اسطرح کہنے کی جرأت کی ہے۔ لالہ صاحب لکھتے ہیں۔

"میں اپنے ہم وطنوں کو یہ یقین دلا سکتا ہوں۔ کہ جو روپیہ انھوں نے دیا ہے۔ اسکی ہر ایک پائی ہمارے واسطے مقدس ہے۔ اور ہم اسکے خرچ کرنیں نہایت احتیاط کرینگے۔ بلکہ حد سے زیادہ احتیاط کرینگے۔ وہ یقین رکھیں۔ کہ جہاں تک انسانی دور اندیشی اور انسانی انتظام کام کر سکتا ہے اس روپیہ کے خرچ میں کسی طرح بے پروائی نہ ہوگی۔"

اگر تلک سوراجیہ فنڈ کا روپیہ مقدس ہو سکتا ہے۔ تو وہ روپیہ جو خلافت کے نام سے خلافت کمیٹیوں نے جمع کیا۔ وہ بہت ہی زیادہ مقدس ہونا چاہیئے۔ لیکن کیا یہ صحیح نہیں ہے۔ کہ جس بیدردی اور بے رحمی کا سلوک اس روپیہ سے کیا گیا ایسا کسی اور روپیہ سے کم ہی کیا گیا پھر لالہ صاحب اپنی طرف سے اطمینان دلانا ہی کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ

"میں پبلک سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ ہمارے کام پر پوری نگرانی رکھیں۔ اور جہاں کہیں انکو وجہ شکایت یا نکتہ چینی نظر آئے۔ وہ بلا تامل مجھے لکھ بھیجیں۔ اور اخبارات میں اشاعت دینے سے قبل ہمارا جواب سُن لیں۔" (۲۶ جولائی بندے ماترم)

جب روپیہ پبلک سے لیا جاتا ہے۔ تو اسکے خرچ پر پبلک کو نگرانی کا حق بھی ہونا چاہیئے۔ لیکن مسلمان لیڈر اسکے قائل نہیں ہیں۔ وہ روپیہ لینا جانتے ہیں۔ اس کا حساب دینا نہیں جانتے۔ اگر وہ باقاعدہ حساب رکھتے اور شائع کرتے۔ تو لوگوں کو ان پر کوئی اعتراض نہ ہوتا لیکن انہوں نے اپنے طرز عمل کو ایسا مشتبہ بنا دیا ہے۔ اور دن بدن بنا رہے ہیں۔ کہ کسی فنڈ کو بھی اطمینان کی نظر سے دیکھا جاتا۔

رسالہ ترک موالات اور ایک معزز غیر احمدی: حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے گذشتہ ایام میں ترک موالات اور احکام اسلام کے نام سے ایک رسالہ رقم فرمایا تھا۔ اسکے متعلق جناب خان بہادر حاجی عبدالرحیم صاحب سکرٹری انجمن مؤیدان اسلام معکر بنگلور اپنے رسالہ قابل توجہ اہل اسلام نمبر ۲ کے صفحہ ۸ پر تحریر فرماتے ہیں

"جناب مولانا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا رسالہ ترک موالات و احکام اسلام تو ایسا ہے۔ کہ اگر اسکو ایک دفعہ انصاف اور غور بینی سے پڑھ لیا جائے۔ تو مدعیان ترک موالات کو چون و چرا کی گنجائش نہیں ہو گی یوں چاہے اپنی ہٹ پر قائم رہکر مولویصاحب یعنی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (ایدہ اللہ) کو کچھ ہی کہدیں۔"

افسوس ہے کہ مذکورہ بالا رسالہ کا پہلا ایڈیشن ختم ہو جانے پر تاحال دوبارہ اسے شائع کرنیکی نوبت نہیں آئی۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ اسکا انگریزی ترجمہ حال ہی میں شائع ہوا ہے

ماریشس میں احمدیت

قائم مقام "الفضل" کی گفتگو

ماریشس کے ایک احمدی بھائی سے

۲۴ جولائی کو ماریشس کے ایک معزز زمیندار آلہی بخش صاحب بھنون احمدی وارد دارالامان ہوئے دوسرے دن الفضل کے قائم مقام نے ان سے ملاقات کی۔ اور وہاں کے کوائف دریافت کئے۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں :-

آلہی بخش صاحب بھنون (خاندانی نام) . . . کا خاندان مدت ہوئی۔ کہ . . . . . ہندوستان چھوڑ کر ماریشس جا آباد ہوا تھا۔ جو کہ وہاں بہت بڑی اراضی کا مالک ہے۔ صرف آپ کے پاس پانسو بیگھہ زمین ہے۔ جس میں گنے کی کاشت ہوتی ہے۔ آپ کے صاحبزادہ غلام حسین صاحب بھنون جو چار سال سے ہندوستان میں ہیں۔ انھوں نے قادیان میں انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ اور امسال اسلامیہ کالج لاہور سے ایف۔ ایس۔ سی میں کامیاب ہوئے۔ اب ولایت بغرض تعلیم ڈاکٹری جانے والے ہیں۔

آلہی بخش صاحب کی عمر پینتالیس سال کے قریب ہے۔ چہرہ پر متانت اور دینداری کے آثار نمایاں ہیں۔ موزون قد و قامت رکھتے ہیں۔ اور اردو میں اظہار مافی الضمیر کر سکتے ہیں۔

الفضل کے قائمقام نے ان سے پوچھا کہ آپ کی قادیان آنے کی تیاری کس طرح ہوئی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا :-

میں گھر سے بارادہ حج بیت اللہ چلا تھا۔ مگر بمبئی اسوقت پہنچا جب آخری جہاز جدہ جانیوالا روانہ ہو چکا تھا۔ اس لئے افسوس کے ساتھ امسال ارادہ حج ملتوی کرنا پڑا۔ اور پھر مناسب سمجھا کہ قادیان کی سرزمین میں ہو آؤں کہ یہاں آنا بھی نیکی کا کام ہے۔ یوں بھی حج کے بعد میرا ارادہ قادیان آنے کا تھا۔

سوال :- ماریشس میں احمدیہ جماعت کے کس قدر افراد ہیں :

جواب :- اگرچہ میں بالکل صحیح تعداد تو نہیں بتلا سکتا مگر قریباً پانسو یا اس سے متجاوز زن و مرد اور بچے بوڑھے ہونگے :

سوال۔ وہاں کی جماعت کس قدر چندہ ماہوار دیتی ہے

جواب۔ میں چندہ کی صحیح مقدار نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ میں نے کبھی حساب نہیں لگایا۔ البتہ یہ کہہ سکتا ہوں کہ وہاں کے تمام مصارف جماعت خود برداشت کرتی ہے۔ مسجد کے مقدمہ میں ہزار ہا روپیہ وہاں ہی کی جماعت نے خرچ کیا :

سوال :- احمدیت کی تبلیغ میں وہاں کوئی خاص روک ٹوک ہے۔ اگر ہے تو کیا ؟

جواب :- گورنمنٹ کی طرف سے تو کوئی روک ٹوک نہیں۔ عام ملانوں کی کسی قدر شورش کے باعث لوگ مخالفت میں بڑھ گئے تھے۔ اسلئے احمدیوں سے ملنے سے عموماً پرہیز کرتے تھے۔ مگر اب اس تنفر اور مخالفت میں کمی آرہی ہے۔ صوفی (غلام محمد) صاحب کی علالت کے باعث تبلیغ پورے زور سے نہیں ہو رہی۔

سوال۔ وہاں کے احمدیوں کو مخالفین کی طرف سے کس قسم کی تکالیف برداشت کرنا پڑتی ہیں۔

جواب۔ بہت ابتداء میں مخالف احمدیوں کو مارتے پیٹتے بھی تھے۔ مگر اب عرصہ سے ان میں یہ دم خم نہیں ہے۔ احمدی دو مقامات یعنی روز ہل یا اور سینٹ پیر میں زیادہ خوشحال ہیں۔ اگرچہ ان کی زیادتی مخالفوں کے مقابلہ میں نہیں تاہم ایک معتدبہ تعداد ہے اور چونکہ عموماً احمدی ہیں بھی خدا کے فضل سے خوشحال۔ اسلئے مخالفین کی دسترس سے باہر ہیں۔ بلکہ مخالفین پر ان کا اثر ہے۔

سوال :- مخالفین کے اس بُرے سلوک کے مقابلہ میں احمدیوں کا ابتداء سے اب تک اُن سے کیا سلوک رہا ہے ؟

جواب :- احمدیوں کا غیر احمدیوں سے ہمیشہ اچھا سلوک رہا ہے۔ نمایاں مثال اس کی انفلوئنزا کے ایام کی ہے جبکہ لوگ بڑی کثرت سے مر رہے تھے۔ اسوقت احمدیوں نے وہاں کے غیر احمدیوں کے علاج اور دوا اور کفن دفن میں بے حد کوشش کی :

سوال :- وہاں کی جماعت اخلاص اور محبت احمدیت کے لحاظ سے کیسی ہے۔

جواب :- ماریشس کی احمدیہ جماعت خدا کے فضل سے اپنے عقیدہ اور احمدیت سے اخلاص میں بہت بڑھی ہوئی ہے۔ جب مخالفین کی طرف سے ان پر مصیبت و درازیاں ہوتی تھیں۔ تو اسوقت ان لوگوں نے نہایت صبر و استقلال سے برداشت کیا۔ پھر مسجد کے مقدمہ میں وہاں کے احمدیوں نے پانی کی طرح روپیہ بہا دیا۔ یہ سب کچھ اسلئے تھا کہ وہ احمدیت پر کامل ایمان رکھتے ہیں۔ ورنہ یہ بات نہیں ہو سکتی۔ کہ کوئی شخص بغیر کامل ایمان کے اس طرح کسی عقیدہ پر قربان ہو۔ وہ لوگ اپنے عقیدہ پر خدا کے فضل سے ایسے مضبوط اور قائم ہیں کہ اگر جان جائے۔ تو پرواہ نہ کریں۔ مگر ایک بال برابر اپنے عقیدہ سے ہٹنے کو تیار نہیں :

سوال :- آپ کی موجودگی میں آخری شخص سلسلہ میں کب داخل ہوا۔

جواب :- مجھ کو سینٹ پیر کا حال معلوم ہے۔ غالباً دو یا تین مہینہ کا عرصہ ہوا۔ یعنی مسجد کے مقدمہ کے فیصلہ کے بعد چار شخص سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔

سوال :- (پرچہ اہلحدیث ۳ جون ۱۹۲۱ء پیش کر کے) آپ نے اس اخبار کا شاید نام نہ سنا ہو۔ یہ سلسلہ کے بدترین دشمن مولوی ثناء اللہ امرتسری کا اخبار ہے۔ اس میں کسی گمنام شخص نے اپنے آپکو "خیر خواہ اہل اسلام" بتا کر کسی شخص خریدار اہلحدیث محمد حسین نام کی طرف سے یہ چٹھی چھپوائی ہے۔ جس میں چند باتیں ایسی ہیں کہ ان کا جواب میں آپکی زبان سے سننا چاہتا ہوں۔ یہ شخص لکھتا ہے :-

" گذشتہ چھ سال سے احمدی (مرزائی) مبلغ یہاں

(ماریشس میں) آئے ہیں"۔ اور "تقریباً چالیس پچاس شخص قادیانی ہو گئے"۔ کیا احمدیوں کی یہ تعداد صحیح ہے؟

جواب۔ میں آپ کو پہلے بتا چکا ہوں کہ احمدیوں کی وہاں کم از کم پانسو تعداد ہے۔ یہ شخص جو چالیس پچاس احمدیوں کی تعداد بتاتا ہے۔ بالکل غلط کہتا ہے۔ اتنے تو محض خدا کے فضل سے ہمارے گھر کے آدمی احمدی ہیں۔

الٰہی بخش صاحب کے بڑے بھی دو بھائی ہیں۔ اور ان سب کی ماشاء اللہ اور بہت سی اولاد ہے۔ جو سب کی سب احمدی ہے۔

سوال:۔ نامہ نگار اہلحدیث نے جو یہ لکھا ہے۔ کہ احمدیوں نے بھی اپنے مرشد کی طرح (مسجد کے مقدمہ میں) اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کی نشانی قرار دیا تھا"۔ اس کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں کیا یہ دعویٰ میں سچا ہے؟ کیا احمدیوں نے مسجد کے مقدمے میں اپنی کامیابی کو حضرت اقدس کی صداقت کا معیار ٹھہرایا تھا۔

جواب:۔ یہ بات بالکل غلط ہے۔ احمدیوں نے ہرگز اس قسم کی کوئی شرط اپنے مخالفوں کے سامنے پیش نہیں کی۔

سوال تیسری بات نامہ نگار اہلحدیث نے یہ لکھی ہے کہ:۔

"اب تمام مساجد میں داخل ہونے کی ان (احمدیوں) کو قطعاً ممانعت کر دی گئی۔ نہ وعظ ہے نہ تبلیغ۔ تمام اُمّت مرزائی مردہ ہے سناٹا چھایا ہوا ہے"۔

اس کی کیا حقیقت ہے۔

جواب۔ کسی جھوٹے کا منہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ یہ بھی بالکل غلط ہے کیونکہ گورنمنٹ نے احمدیوں کا حق تسلیم کیا ہے۔ کہ ہر مسجد میں نماز پڑھیں۔ اور ان کے لئے کوئی روک نہیں۔ البتہ غیروں کی مساجد میں جماعت کرا کر نماز پڑھانے کی اجازت محض غیر احمدیوں کی شرارت کے سدباب کے لئے نہیں دی۔ خدا کے فضل سے ہماری تبلیغ ہر جگہ جاری ہے۔

سوال:۔ اہلحدیث کا نامہ نگار آخری بات یہ بیان کرتا ہے کہ:۔

"دس بارہ مرزائیوں نے امام صاحب کے وعظ میں عقائد باطلہ سے توبہ کی"۔

اسمیں کہاں تک صداقت ہے؟

اس موقع پر الٰہی بخش صاحب نے جوش میں آکر پہلے سے کسی قدر زیادہ بلند آواز میں کہا۔

کیا اس امام کے وعظ سے متاثر ہو کر اس کے ہاتھ پر دس بارہ احمدیوں نے احمدیت کو چھوڑ دیا جس نے ایک شخص کی منکوحہ کا نکاح بغیر پہلے خاوند کی طلاق یا خلع کے دوسری جگہ پڑھا دیا۔ اگر نامہ نگار صاحب جن سے کہ ہم واقف نہیں سچے ہیں تو براہ مہربانی ان دس بارہ شخصوں کے نام اور پتہ بتائیں جنہوں نے امام صاحب کے وعظ سے متاثر ہو کر ان کے ہاتھ پر احمدیت سے توبہ کی ہے۔ امام صاحب پر تو ان کی اس قسم کی حرکتوں کے باعث خدا کا یہ وبال ہے کہ انہی کے ہم مذہب ہم عقیدہ کتنے ہی لوگ ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ چہ جائیکہ کوئی احمدی ان کے وعظ اور ان کے تقدس سے متاثر ہو کر ان کے ہاتھ پر تائب ہوتا۔

کیا ہماری بہنیں جاگتی ہیں؟

کسی قوم کی بیداری کے نشان اس قوم کی مستورات میں بیداری کے آثار پائے جانے سے ظاہر ہوتے ہیں مگر افسوس احمدی بہنوں میں ابھی یہ بات نہیں پائی جاتی اس کا تازہ ثبوت کہ ہماری بہنیں خواب غفلت میں ہیں یہ ہے۔ کہ کچھ دن ہوئے۔ میں نے اپنی لمبی بیماری کی حالت میں جب عورتوں کی حالت پر غور کیا تو زنانہ ہسپتال کی ضرورت محسوس کی۔ اور فی الحال قادیان دار الامان کے نور ہسپتال میں ایک زنانہ وارڈ بنایا جانے کی تجویز کو نہایت ضروری سمجھا مگر میں اس پر کس قدر تاسف اور افسوس ظاہر کروں کہ ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب نے جب خاص طور کر اپنی بہنوں کی خدمت میں اس کے متعلق اپیل کی۔ اور میں نے تو نام بنام بھی لکھا۔ اور مجھے کامل اُمید تھی۔ کہ اگر میری معزز بہنیں ذرا سی ہمت اور جرأت سے کام لینگی۔ تو یہ کچھ مشکل بات نہیں۔ مگر معلوم نہیں ہماری محترم خواتین اخبار ہی نہیں پڑھتیں یا اسے کچھ قابل توجہ نہیں سمجھا۔ کہ بعض بیبیوں نے جن پر مجھے بہت کچھ بھروسہ تھا۔ میری اپیل کا جواب تک نہیں دیا۔ تاہم خوشی کی بات ہے۔ بہن سلیمہ بیگم بنت علیہ محمد غوث صاحب نے پچاس روپے کا منی آرڈر چند مستورات دکن سے کر کے مجھے بھیج دیا۔ اسی طرح سب بہنیں ہمت دکھلائیں۔ تو کونسی بڑی بات ہے قادیانی بہنوں سے چندہ کر کے انشاء اللہ یہ ناچیز پھر اخبار میں اطلاع دیگی۔ سکینۃ النساء قادیان دار

الحیوٰۃ الدُّنیا

(نمبر ۵)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ حیات اجتماعیہ بہت سی حیات فردیہ کا ایک مجموعہ ہے بہت سی حیات فردیہ آپس میں مل جل کر بالکل نئی نئی کیفیتیں اور نئے نئے خواص حاصل کر لیتی ہیں مثال کے طور پر ایک ایسی فرد کی حیات کو لیجئے جو اگر اکیلا دکیلا ہو۔ تو اس کی زندگی کی خاصیتوں میں سے ایک یہ خاصیت ہے۔ کہ وہ پرلے درجے کا بزدل اور ڈرپوک ہے۔ اب اُسے ایک ایسی جماعت کے ساتھ ملا دو۔ کہ جو اپنے حاکم کے ظلم سے تنگ آکر اس سے لڑنے مرنے پر تیار ہے۔ اس جماعت کا غضب نہایت ہی بھڑکا ہوا ہے۔ ایسی جماعت میں اسے ملا دو تو اس کا اثر ایسے فرد بشر پر غضبناک ہو تو قات دیکھ

گیا ہے کہ وہ بزدل نہیں رہتا۔ بلکہ دلیر اور متہور ہو جاتا ہے۔ جماعت کے حلقے میں داخل ہو کر اسمیں شجاعت کی ایک نئی حالت پیدا ہو گئی ہوتی ہے۔

غرض افراد جب جماعت کی صورت اختیار کرتے ہیں تو ان میں سے نئے نئے اخلاق اور نئی نئی قوتیں نمودار ہو جاتی ہیں۔ ان کی مجموعی حیات ان کی فردی حیات سے نرالی واقع ہوتی ہے۔ اور اس کے قوانین اور قواعد و احکام بھی بالکل الگ ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ بھی وہ قوانین و احکام ہوں وہ سب کے سب ایک اصل الاصول کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اور وہ یہ کہ فردیت کو اجتماعی حیات کے لئے محو ہونا پڑتا ہے۔ جماعت کے اندر ہر ہر فرد کا یہ فرض اول ہوتا ہے۔ کہ وہ حیات فردیہ کی حرکات و سکنات میں اس بات کو ملحوظ رکھے کہ ہر ایک سب کے لئے ہے۔ اسکی نظر جماعت کی بہبودی اور فلاح پر ہر آن جمی رہنی چاہئے۔ ایک دم بھی اس کی آنکھ اس سے اوجھل نہیں ہونی چاہیئے۔ اُسے اپنی حیاتِ فردانہ کی خواہشات یعنی شہوات نفسانیہ کو ہر ایک قربانی پر مجبور کرنا چاہیئے۔ جماعت کی خاطر اسے اپنے آپکو ہر ایک تلخی پر صابر بنانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ اسی اصل الاصول کی طرف اللہ تعالیٰ سابقہ آیت میں ارشاد فرماتا ہے:۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی ولا تعد عیناک عنھم۔ ترید زینۃ الحیوٰۃ الدنیا الخ فرد واحد کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جو افراد اپنے رب کو صبح و شام پکارتے ہیں۔ انکی معیت میں اپنے نفس کو صبر کے ساتھ تھامے رکھو حیات الدنیا کی زینت کی چاہت میں ایسا نہ ہو کر تو ان سے آنکھ پھیر لے۔ اور اس طرح تمہاری ساری غرض حب الذات اور نفس پرستی ہی میں منحصر رہے۔

اس آیت کے بعد فرمایا:۔ وقل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر انا اعتدنا للظالمین نارا احاط بھم سرادقھا وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمھل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا۔

یعنے کہدو تمہارے تربیت کنندہ خالق فطرت سے جو کچھ کہا گیا۔ وہی دراصل حق ہے۔ جو چاہے قبول کرے جو چاہے اس کا انکار کرو۔ یاد رہے کہ جو لوگ قانون الٰہی توڑینگے۔ اور اس کے حدود سے تجاوز کرینگے۔ ہم نے ان کے لئے ایسی آگ تیار کر رکھی ہے۔ جس کے ضمون نے انہیں چاروں طرف سے گھیر لیا ہوا ہے۔ یہ پناہ مانگیں گے۔ چیخیں گے چلائینگے۔ اور اس کے جواب میں ان کو پناہ دیجائیگی مگر ایسے پانی کے ساتھ جو تانبے کی طرح پگھل رہا ہوگا۔ جو انکو بھون دیگا۔ کیا ہی برا یہ پینا ہے اور کیا ہی برا یہ ٹھکانا ہے۔

دُنیا کی ہر ایک قسم کی جنگ بھی ایک آگ ہے۔ اور یہ آگ اسی لئے بھڑکتی ہے۔ کہ ایک فرد اپنی فردیت کو حد سے زیادہ قائم رکھنے کی کوشش کرتا ہوا دوسرے فرد کی فردیت کو خطرہ میں ڈالدیتا ہے جس پر وہ غضبناک ہو کر اس کا گلا کاٹنے کیلئے طیار ہو جاتا ہے۔ قوموں کے درمیان بھی اسی لئے جنگ ہوتی ہے۔ کہ ایک قوم اپنی حیات دنیا کو حد سے زیادہ بڑھانے کی کوشش میں کسی دوسری قوم کی حیات دنیا کو خطرے میں ڈالنا چاہتی ہے۔ جس پر وہ دونو آپس میں لڑنے مرنے پر طیار ہو جاتی ہیں۔

آج یورپ نے ایک عالمگیر جنگ برپا کیا ہوا ہے اور میں یہ سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس کا اصل سبب صرف یہی ہے۔ کہ عیسائی اقوام کی ہر ایک قوم میں حیات دنیا کی محبت غالب ہے۔ کیا افراد میں اور کیا الجماعات میں سب کے سب امرہ فرطاً کے مصداق ہو رہے ہیں۔ وہ اخلاق اجتماعیہ جو تربیت و تہذیب اعلیٰ کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ وہ عیسائی افراد میں بالکل مفقود ہیں۔ بس ان کا ایک ہی ہم و غم ہے اور وہ یہ کہ جونہ ہو اپنی حیات دنیا کسی طرح زیب زیبائش کا جامہ پہن لے۔ اور پھر جو کچھ نتیجہ اس حب الذات کا ہوا ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔

یہاں مجھے یہ بیان کرنے کی ضرورت نہیں کہ مذکورہ بالا آیات سورہ کہف میں وارد ہوئی ہیں اور وہ دجال کے جنگوں اور ان کے اصل اسباب کے متعلق ہیں۔

اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں۔ کہ تمام کے تمام شرور و مفاسد و گناہ ایک جماعت میں تب ہی پیدا ہوتے ہیں۔ جب اس کے افراد اس اصل الاصول کو بھول جاتے ہیں۔ جو اس آیت کا مفہوم ہے۔ لا تعد عیناک عنھم ترید زینۃ الحیٰوۃ الدنیا یعنے یہ کہ انسان اپنی فردیت میں اس طرح مشغول ہو جائے کہ اس کی ضروریات کو بجائے مختصر بنانے کے زیادہ اور زیادہ کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اجتماعی ضروریات اور واجبات کو خیرباد کہہ بیٹھنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔

اگر جماعت کے افراد میں یہ روح ہے۔ تو اس کا آخر کار نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اجتماع کی موت کے ساتھ اگر وہ افراد آج شقاوت کی موت نہیں مرتے اور کسی نہ کسی حیلے سے بچ جاتے ہیں۔ تو کل ضرور بالضرور ان جیسے ان کے بیٹے یا ہمجنس فرد اس ذلت کی موت کا مزا چکھیں گے۔

اگر اجتماعی زندگی کے مقابل میں فردانہ زندگی کی کچھ بھی قدر و قیمت ہوتی۔ تو آج یورپ کے جس کے قلب میں حیات فردیہ گھر کئے ہوئے ہے۔ اپنی قوم کی حیات اجتماعیہ کو ذلت کی موت کے منہ سے بچانے کے لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد اور کروڑہا روپوں کو بھاڑ نہ جھونکنے دیتا۔ اس نے افراد کی زندگیوں کو اپنے ہاتھ سے جان بوجھ دیکھ بھال کر آگ میں اس لئے ڈالدیا۔ اور ڈال رہا ہے۔ کہ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ قومی زندگی کے مقابل میں افراد کی زندگی کی کچھ قیمت نہیں۔ اگر آج یورپ ان افراد کو موت سے بچاتا۔ تو وہ کل کو ضرور مرتے۔ اس حقیقت اجتماعیہ کو قرآن مجید بنی اسرائیل کے واقعہ میں بیان کر کے یوں سمجھاتا ہے:۔ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت فقال لھم اللہ موتوا یعنی کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا۔ اپنے وطنوں سے موت کے ڈر کے مارے نکل پڑے اور جہاد کرنے سے انکار کر دیا۔ حالانکہ وہ ہزاروں کی تعداد میں تھے

پس اللہ نے انکو کہا کہ مرجاؤ۔ اور تاریخ پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آخر کار وہ بیابان میں کیسے ذلیل و خوار مرگئے ؟

غرض یورپ اس حقیقت اجتماعیہ کو سمجھتا تھا اور اس نے افراد کی ذرہ پروا نہ کی۔ اپنے دل پر پتھر رکھ کر انھیں بھیڑ بکری کی طرح ذبح کرادیا۔ اور جیتی آگ میں جیتے جی جلوا دیا۔ اور اس نے وہ کچھ کیا کہ دنیا نے کبھی نہ دیکھا تھا۔ اور یقیناً یقیناً اسے یہ سب کچھ نہ کرنا پڑتا۔ اگر وہ اپنی حیات دنیا میں قرآن مجید کے بیان کردہ اصل الاصول کو نہ بھول جاتا ؟

پیارے احباب یہ ایک فطرتی تقاضا ہے اور صدیوں کی شہادت ہے۔ جو وقتاً فوقتاً لڑائیوں کی صورت میں ظاہر ہوتی رہی ہے۔ اور وہ یہ کہ حیات فردیہ کی کچھ بھی حقیقت نہیں۔ صرف اسی وقت تک اُس کا قیام ہے۔ اور اسی وقت تک وہ کسی کام کی ہوسکتی ہے۔ جب تک وہ عین منشور کے مطابق اپنے مرکز پر قائم رہ کر جماعت کے لئے آب حیات بنے۔ اگر وہ مرکز سے ذرا ادھر اُدھر افراط و تفریط کی حرکت اختیار کرتی ہے۔ تو وہ خوشی سے وجد پرور اور راحت در قفس میں نہیں۔ بلکہ ایک ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی طرح گل ہورہی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور پیغامیوں کا رد

اس رسالہ میں ماسٹر عبد الرحمن صاحب بی اے نو مسلم قادیان نے غیر مبایعین اور ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے عقائد کا بطور سوال و جواب کے رد کیا ہے۔ اور اسمہ احمد اور ختم نبوت وغیرہ مسائل کو نہایت آسان عبارت میں پیش کیا ہے اور مومنوں کے علامات قرآن شریف سے لکھا اور ثابت کیا ہے کہ غیر احمدی اب قرآن شریف کی رو سے مسلمان نہیں رہے۔ قیمت ۲/ برائے مفت تقسیم کرنیوالوں سے رعایت کیجائیگی۔ تاجران کتب اور خود ماسٹر عبد الرحمن صاحب قادیان سے یہ رسالہ مل سکتا ہے۔

تبلیغی دورے

ذیل میں پروگرام تبلیغ کا اعلان کر کے میں اپنے احباب سے اُمید کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقامات میں مندرجہ تاریخوں کے مطابق ہر خاص و عام کو اشتہاروں کے ذریعہ سے مطلع کر کے ان وفود کے گرامی اوقات سے پوری طرح پر فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرینگے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے پورا کرنے میں شریک ہو کر عند اللہ ماجور ہونگے :۔

"میں تیری تبلیغ کو دُنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

لیکچر عموماً متنازعہ مسائل مثلاً وفات مسیح ناصری صداقت مسیح موعود علیہ السلام ختم نبوت۔ صداقت اسلام زندہ مذہب اسلام ہے وغیرہ پر ہونگے۔ مقامی حالات کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا۔

زین العابدین۔ ناظر تالیف و اشاعت قادیان

یوپی بنگال کا تبلیغی دورہ

نمبر	مقام	ممبران وفد: مستقل	ممبران وفد: لاحق	تاریخ نزول	قیام	نمائندہ
	الف					
۱	سہارنپور	مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی، مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری، سید زین العابدین	.	۶ اگست	۷، ۸ اگست	مولوی عبد العزیز صاحب
۲	دیوبند	"	.	۹ "	۱۰ "	"
۳	بریلی	"	.	۱۱ "	۱۲-۱۳ "	شیخ سراج الدین صاحب
۴	شاہجہانپور	"	مختار احمد صاحب	۱۴ "	۱۵ "	سید حافظ مختار احمد صاحب
۵	شاہ آباد	"	"	۱۶ "	۱۷ "	حکیم انوار حسین صاحب
۶	لکھنؤ	"	چودہری ظفر اللہ خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء	۱۸ "	۱۹-۲۰ "	میاں خیر الدین صاحب و مرزا اکبر الدین صاحب
۷	مونگھیر	زین العابدین	حکیم خلیل احمد صاحب	۲۱ "	۲۲ "	حکیم خلیل احمد صاحب
۸	بھاگل پور	"	مولوی عبد الماجد صاحب	۲۳ "	۲۴ "	مولوی عبد الماجد صاحب
۹	مرشد آباد	"	حکیم خلیل احمد صاحب	۲۵ "	۲۶ "	طبیب اللہ صاحب
۱۰	کلکتہ	"	مولوی محفوظ الحق صاحب، چودہری ظفر اللہ خان صاحب	۲۷ "	۲۸-۲۹ "	شیخ فضل کریم و مولوی ظل الرحمن صاحب
۱۱	برہمن بڑیہ	"	" "	۳۰ "	۳۱ "	مولوی سید عبد الواحد صاحب
۱۲	ڈبروگڈھ	"	" "	یکم ستمبر	۸ ستمبر	مولوی عطاء الرحمن صاحب، محمد امیر الدین صاحب
ب ۷	لکھنؤ سے آگرہ	مولوی صاحب فاضل راجیکی، " " بقاپوری	چودہری ظفر اللہ خان صاحب	۲۱ اگست	۲۲-۲۳ اگست	اقبال محمد صاحب
۸	علی گڈھ	"	"	۲۴ "	۲۵ "	خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب جج
۹	دہلی	"	ڈاکٹر محمد ساجد ... صاحب	۲۵ "	۲۶-۲۷ "	مرزا محمد شفیع صاحب
۱۰	پانی پت	"	"	۲۸ "	۲۹-۳۰ "	محمد ساجد اللہ صاحب
۱۱	انبالہ چھاؤنی	"	شیخ قطب الدین صاحب	۳۱ "	یکم و دو ستمبر	بابو حبیب الرحمن صاحب
۱۲	سامانہ	"	"	۳ ستمبر	۴-۵-۶ "	منشی فضل الرحمن صاحب
۱۳	پٹیالہ	" " "		۷ "	۸-۹ "	شیخ کرم الٰہی صاحب
۱۴	سرہند بسی	"	ماسٹر ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب	۱۰ "	۱۱ "	میاں صدر الدین صاحب
۱۵	لدھیانہ	"	"	۱۲ "	۱۳-۱۴ "	شیخ محمد شفیع صاحب
۱۶	کپورتھلہ	"	"	۱۵ "	۱۶-۱۷ "	منشی ظفر احمد صاحب

آزار بند ریشمی

پٹیالہ کے آزار بند جو اپنی نفاست خوبی اور خوبصورتی میں شہرہ آفاق ہیں۔ اور اسی وجہ سے دور دور ملکوں تک مشہور اور بطور تحفے کے بھیجے جاتے ہیں۔ گول اور چوڑے ہر زریں بندہی ہوئی قابل دید نہایت ہی خوشنما جالیدار پھول بوٹوں سے مزین ریشمی آزار بند کھاتہ۔ کنگنی۔ ٹسری کے علاوہ مستورات کے پہننے کے لائق مومی موتیوں کے سنہری کٹوریوں والے نہایت اعلیٰ درجہ کے خوشنما جڑاؤ زیورات جن کی خوبی دیکھنے پر منحصر ہے۔ مثلاً پہنچیاں۔ گلوبند۔ کنٹھے۔ چندن ہار سر میں ڈالنے کی نہایت نفیس ڈوریاں جنور۔ چوٹیاں لبسوے وغیرہ جن کو عورتیں بڑے شوق سے استعمال کرتی ہیں۔ ہر ایک رنگ اور ہر قسم کا مال نہایت عمدہ اور بارعایت آرڈر کے مطابق روانہ کیا جاتا ہے نرخ طلب کرنے پر روانہ ہوگا۔ مزید حالات کیلئے آدھ آنہ کا ٹکٹ روانہ کرو۔ جو مال آپکو درکار ہو ہمکو ضرور لکھیں۔ کام فائدہ کیساتھ ہوگا۔ پتہ: منیجر ایم ہاشم اینڈ کمپنی مالکان کارخانہ آزار بند ریشمی اینڈ جنرل مرچنٹس پٹیالہ۔ پنجاب

تبلیغ کے دو زبردست ہتیار

احمدیہ تبلیغی جنتری ۱۹۳۱ء اس میں بارہ دلائل وفات مسیح اور بارہ دلائل صداقت مسیح موعود پر اور مختصر سوانح حضرت مسیح موعود اور مختصر تاریخ سلسلہ احمدیہ بمع نشانات ہیں۔ یہ ٹریکٹ تبلیغی پہلو سے ہر طرح مکمل بنایا گیا ہے۔ پہلے اس کی قیمت فی روپیہ ۹ عدد تھی۔ اب عام تبلیغ کیخاطر اسکو بہت ارزاں کیا گیا ہے۔ یعنی فی روپیہ ۲۰ بیس عدد

ایک ہمدردانہ خط مولفہ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب سلمہ۔ نہایت مدلل اور معقول اور محبت کے پیرائے میں تبلیغ کی گئی ہے۔ فی روپیہ بیس عدد

احمدیہ کتاب گھر قادیان

دورہ تبلیغ بنوں لائین

نمبر شمار	مقام	ممبران وفد: متصل	ممبران وفد: لاحق	تاریخ نزول	قیام	نمائندہ
۱۷	بٹالہ سے لاہور	حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی	سید ولاور شاہ۔ مولوی فضل الرحمن صاحب	۱۶ر اگست		
		مولوی محمد شہزادہ صاحب				
۱۸	کاٹرہ	״	״	۲۰ر اگست	۲۱ر اگست	ماسٹر محمد سعید صاحب
۱۹	اگرہ بستی سٹیشن	״	״	۲۲ر اگست	۲۳ر اگست	میاں محمود حسن مدرس
۲۰	پچادھنی	״	״	۲۴ ״	۲۵ ״	״
۲۱	بستی بگر	״	״	۲۶ ״	۲۷-۲۸ ״	چوہدری محمد اعظم صاحب
۲۲	گوجرہ	״	مولوی تاج الدین صاحب	۲۹ ״	۳۰ ״	مرزا محمود حسن صاحب
		״	چوہدری عبداللہ خانصاحب			
۲۳	ٹاٹپور	״	״	۳۱ ״	یکم - ۲ر ستمبر	ماسٹر ہدایت اللہ صاحب
۲۴	جھنگ مگھیانہ	״	مولوی غلام حسن خاں	۳ ستمبر	۴ ستمبر	میاں غلام مصطفےٰ خانصاحب
۲۵	چاہ جوگی والا	״	مولوی محمد یار صاحب	۵ ״	۶-۷ ״	
۲۶	چک نمبر ۹۰	״	״	۸ ״	۹ ״	چوہدری اللہ رکھا و غلام حسن صاحبان
۲۷	سرگودھا	״	چوہدری حاکم علی صاحب	۱۰ ״	۱۱ ״	مولوی فضل الٰہی صاحب
۲۸	چک نمبر ۹	״	״	۱۲ ״	۱۳ ״	چوہدری الٰہی بخش صاحب
۲۹	بھیرہ	״	״	۱۴ ״	۱۵ ״	مستری احمد الدین صاحب
۳۰	بھوجھال سٹیشن	״	.	۱۶ ״	۱۷ ״	علی قلندر و سید ماسٹر صاحب
۳۱	کندیاں	״	.	۱۸ ״	۱۹ ״	کریم بخش صاحب
۳۲	بنوں	״	.	۲۰ ״	۲۱-۲۲-۲۳ ״	بابو اللہ بخش صاحب
۳۳	بٹالہ	״	.			

تبلیغی دورہ دوآبہ

نمبر شمار	مقام	ممبران وفد: متصل	ممبران وفد: لاحق	تاریخ نزول	قیام	نمائندہ
۱	قصور	ڈاکٹر احمد حسن صاحب۔ مولوی عبدالسلام صاحب	خانصاحب فرزند علی صاحب	۱۲ر اگست	۱۳-۱۴ر اگست	مرزا محمد افضل صاحب
۲	زیرہ	״	״	۱۵ ״	۱۶-۱۷ ״	میاں عبدالرحمن صاحب
۳	فرید کوٹ	״	״	۱۸ ״	۱۹-۲۰ ״	مستری خیر الدین صاحب
۴	فیروز پور	״	״	۲۱ ״	۲۲-۲۳ ״	خانصاحب فرزند علی صاحب
۵	سلطان پور	״	״	۲۴ ״	۲۵-۲۶ ״	شیخ عبدالخالق صاحب
۶	نگہ	״	چوہدری غلام احمد صاحب	۲۷ ״	۲۸-۲۹ ״	میاں رحمت اللہ صاحب
۷	کریام	״	״	۳۰ ״	۳۱ - یکم ستمبر	چوہدری غلام احمد صاحب
۸	گناچور	״	״	۲ ״	۳-۴ ״	مولوی عبداللطیف صاحب
۹	راہوں	״	״	۵ ״	۵-۶ ״	چوہدری فیروز دین صاحب

ہندوستان کی خبریں

ڈاکٹر ٹیگور اور مسٹر گاندھی:۔ کلکتہ ۲۵ رجولائی ڈاکٹر رابندرناتھ ٹیگور نے ذیل کا بیان اس ملاقات کے بارہ میں جو انہوں نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندے سے کی شائع کیا ہے کہ مجھے ابھی تک یہ دریافت کرنے کا موقع نہیں ملا کہ مہاتما جی برادران ملک میں کن امور کی کس طریق پر اشاعت کر رہے ہیں مجھے ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مہاتما جی نے اہل ہند کے سامنے کونسا اعلیٰ مقصد پیش کیا ہے۔

انڈی پنڈینٹ کے ایک ایڈیٹر کو سزا:۔ الہ آباد ۲۵ رجولائی۔ مسٹر سی۔ ایس رنگا آئر جو اخبار انڈی پنڈینٹ کے ایک ایڈیٹر ہیں۔ انپر انڈی پنڈینٹ کے شائع کردہ خاص مضامین کی بنا پر دفعہ ۱۲۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا۔ ملزم نے کوئی وکیل نہیں کیا۔ مجسٹریٹ نے کہا کہ ملزم کو معافی کا موقع دیا گیا تھا۔ جس سے انکار کیا گیا۔ آخر ایک سال کی قید کی سزا دیگئی ہے۔

بھائی کی گرفتاری پر استعفاء الہ آباد ۲۵ رجولائی۔ مسٹر ڈبلیو اے۔ شروانی سپرنٹنڈنٹ ڈاکخانہ پرتاب گڑھ نے اپنے بھائی مسٹر ٹی۔ اے۔ کے شروانی کی گرفتاری پر ملازمت سے استعفاء دیدیا ہے۔

ایک گردوارہ کے مقدمہ کا فیصلہ ننکانہ کے گوردوارہ بال لیلا کے مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا۔ ایک ملزم کو دو سال اور تین کو ایک ایک سال قید سخت کی سزا ہوئی ہے۔

کرپان کے مقدمہ کے ملزم بری ۳۰ رمارچ کو سادھو رام گوردوارہ کا مقدمہ سننے کیلئے کچھ سکھ عدالت میں کرپانوں سمیت چلے گئے جن کے پاس بڑی بڑی کرپانیں تھیں۔ انمیں سے چار کو تین ماہ قید سخت کی سزا دیگئی تھی جنکو ہائی کورٹ نے بری کر دیا۔

مدراس میں بحری سکول:۔ مدراس ۲۵ رجولائی گورنمنٹ مدراس نے فیصلہ کیا ہے کہ تجربہ کے طور پر موسلی پٹم میں ایک بحری سکول قائم کیا جائے جس میں بحری جنگ کی ابتدائی تعلیم دی جایا کریگی۔

دفتر مرکزی خلافت کمیٹی میں سی۔ آئی ڈی بمبئی ۲۵ رجولائی۔ حکومت بمبئی کے حکم سے سی آئی ڈی کے ایک افسر نے مرکزی خلافت کمیٹی بمبئی کے دفتر کی تلاشی لی۔ اور مرزا محمد رحیم صاحب مجتہد کی وہ تقریر فارسی جو انہوں نے شیعہ کانفرنس لکھنؤ میں زبان فارسی پڑھی تھی اور جسے مرکزی خلافت کمیٹی نے شائع کیا تھا۔ ضبط کر لی۔

علیگڈھ کے بلوہ کا مقدمہ:۔ علیگڈھ۔ ۲۵ رجولائی پچھلے دنوں علیگڈھ میں جو بلوہ ہوا تھا اسکی سماعت ۲۵ رجولائی سے شروع ہوئی ہے۔ ۳۰ ملزم عدالت میں پیش کئے گئے جنہوں نے مقدمہ کی پیروی کی۔ چار کنسٹبلوں نے گواہی دی اور مسٹر شروانی کو بلوائیوں کی سرگرمیوں کا مرکز بتایا۔

کولمبو میں پانی کا نکاس کولمبو میں پانی کے نکاس کیلئے جو آج سے سولہ سال قبل کام شروع کیا گیا تھا وہ ختم ہو گیا۔ خیال ہے کہ اب تمام مشرقی شہروں میں کولمبو کے پانی کے نکاس کا انتظام سب سے بہتر ہے اس پر ۸۰ لاکھ روپیہ صرف ہو چکا ہے۔

جھری کے ٹھاکروں نے اطاعت قبول کر لی دھولپور ۲۶ رجولائی جھری کے سربرآوردہ ٹھاکروں نے مہاراجہ دھولپور کی اطاعت قبول کر لی ہے اور وہ عنقریب اپنی فوج مہاراجہ جی کے سپرد کر دینگے۔

آل انڈیا کانگرس کمیٹی اور سول نافرمانی آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے تازہ اجلاس میں اس سوال پر بحث ہو گی کہ آیا ملک سول نافرمانی اور ٹیکس کی ادائگی سے انکار کے قابل ہے یا نہیں۔

ریاست کشمیر میں اصلاحات:۔ دہلی ۲۳۔ جولائی۔ ایسٹرن میل کو معلوم ہوا ہے کہ ریاست کشمیر میں بھی دوسری ریاستوں کے نمونے پر اصلاحیں ہونیوالی ہیں۔ لیکن اس بارہ میں اختلاف رائے ہے۔ کہ کونسل کے ممبر کون لوگ ہوں۔ اس لئے اس سکیم میں تاخیر واقع ہو رہی ہے۔

انگریزی ٹوپی والو نپر سنگ باری:۔ کراچی ۲۶ رجولائی۔ شراب خانوں کے پہروں کے متعلق پولیس کی مزاحمت کے جرم میں سوامی کرشنانند کو ایک سال کی سزا ہوئی۔ بھیر مجمع نے ان لوگوں پر پتھر پھینکنے شروع کر دیئے۔ جن کے سر پر انگریزی ٹوپی تھی۔ کئی گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ اور تیس کے قریب آدمی زخمی ہوئے۔

بنگال میں پنچوں کی گرفتاری کلکتہ۔ ۲۵ رجولائی۔ سونامید کی پنچایتی عدالت کے متعلق دو تعلقداروں ایک والنٹیر اور دو چپراسیوں کو حبس بیجا تحصیل بالجبر اور خلاف قانون جلسے کے جرم میں گرفتار کیا گیا ہے۔

تحصیل فاضلکا میں اٹھارہ آدمیوں کا قتل سرکاری اعلان مجریہ ۲۶ رجولائی مظہر ہے کہ ۱۶ جولائی کی رات کو ایک متنازعہ اراضی کی بنا پر موضع بارکی تحصیل فاضلکا ضلع فیروزپور میں سخت فساد ہوا اور اٹھارہ آدمی جنمیں عورتیں بچے بھی تھے۔ قتل ہوئے۔ چار آدمی خون آلودگی ٹھہرائے گئے تھے گرفتار ہوئے باقی قریباً پندرہ مفرور ہیں۔

سرکاری وکیلوں کی تنخواہوں میں اضافہ پنجاب لیجسلیٹو کونسل کے ۲۵ رجولائی کے اجلاس میں یہ تجویز منظور کیگئی کہ پنجاب میں سرکاری وکیلوں کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے۔ اسکے متعلق کونسل نے ۷۰ ہزار کی رقم منظور کی ہے۔

میرزاپور جیل سے قیدیوں کا فرار مرزاپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا اعلان مظہر ہے کہ ۲۱ رجولائی کی شب میرزاپور جیل میں سے نو قیدی فرار ہو گئے۔ انہوں نے بارک کی دیوار میں سرنگ لگائی اور ایک رسے کی مدد سے احاطہ کی دیوار پر سے کود گئے۔ آخر پتہ لگنے پر آٹھ قیدی گرفتار ہو گئے مگر انکا سردار مفرور ہے۔

کانگرس کے ۱۲ ممبروں کے خلاف نوٹس دھارواڑ۔ ۲۷ رجولائی۔ بمبئی گیری کانگرس اور خلافت کمیٹی کے ۱۲ ممبروں کے خلاف ۲۲ رجولائی کو زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ کیوں نہ ان سے قیام امن کیلئے پانسو کی ضمانت اور اسی رقم کے مچلکے لئے جائیں۔

کانگرس کے عہدیدار اور کھدر:۔ کراچی ۲۶ رجولائی سندھ پراونشل کانگرس کمیٹی نے تجویز کیا ہے کہ کانگرس کے تمام افسر یا تو کھدر پہنیں یا اپنے عہدوں سے مستعفی ہو جائیں۔

ممالک غیر کی خبریں

ترکان احرار کا مرکز انگورا خطرے میں

ایتھنز ۲۰ جولائی - چونکہ یونانی افواج سرعت کے ساتھ آگے بڑھ رہی تھیں - اس کی فتوحات کے متعلق خبریں بھیجی نہ جاسکیں - مختلف مقامات کی اطلاعات کا خلاصہ یہ ہے کہ غنیم کی تقریباً تین چوتھائی فوج تباہ و برباد کردی گئی ہے - افیون قرہ حصار - فنو جب - عسکی شہر اور بیلہ جاب کے محاذ کو مضبوط کرنے کے بعد یونان کی فوجیں شمال اور جنوب کی طرف بڑھ کر ایک جگہ جمع ہو گئی ہیں ایک غنیم کی صفیں درہم برہم کردی گئی ہیں - انگورا اور قونیہ کے درمیان غنیم کی افواج کی آمد و رفت منقطع ہو چکی ہے ۔

لنڈن ۲۰ جولائی - قسطنطنیہ سے ۲۵ جولائی کا ایک پیام مظہر ہے کہ انگریز قیدی اس لئے سیواس میں منتقل کردئے گئے ہیں - کہ شاید انگورا جلد خالی کرنا پڑے ۔

اپر سلیشیا کا جھگڑا

پیرس ۲۷ جولائی - پیرس کے سفارتی حلقوں کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے فرانس کی یہ تجویز منظور کرلی ہے کہ اپر سلیشیا کے جھگڑے کا فیصلہ کرنے کے لئے سپریم کونسل کا ایک اجلاس کیا جائے ۔

لارڈ چیمسفورڈ ائی کونٹ ہو گئے

لارڈ چیمسفورڈ نے ۲۰ جولائی کو باقاعدہ وائی کونٹ کا لقب اختیار کیا ۔

یونانیوں پر ترکوں کی فتح

پیرس ۲۴ جولائی - انگورہ کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے - کہ ترکی فوج نے افیون قرہ حصار پر دوبارہ قبضہ کرلیا ہے ۔

مراکو میں خونریز جنگ

میڈرڈ ۲۳ جولائی - قبائل نے مرلیہ میں ہسپانیہ پر حملہ کیا - اور بیان کیا جاتا ہے - کہ سخت دست بدست لڑائی کے بعد ہسپانیہ کے کئی سو آدمی مارے گئے - اور زخمی ہوئے ۔

ہسپانوی جنرل اور اس کا اسٹاف سب مارے گئے

پیرس ۲۴ جولائی - میڈرڈ کا ایک تار مظہر ہے - کہ وزیر جنگ نے اس مضمون کا ایک بیان شایع کیا ہے - کہ اگرچہ صورت حالات اچھی نہیں - لیکن جنرل ہوارو - جنرل سیلوسٹرس کی جگہ کمان کررہے ہیں - یہ خبر کہ اہل مراکش نے قصبہ سیریلا پر گولہ باری کی ہے - بے بنیاد ہے - ایسا معلوم ہوتا ہے - کہ ہسپانیہ کی دیسی فوج جو جنرل سیلوسٹرس کے زیر کمان تھی - بگڑ گئی - اور جنرل اپنے سپاہیوں کی سرکردگی میں لڑتا رہا - جنھیں دشمن نے گھیر لیا - اور آخر کار ان کا گولہ بارود ختم ہو گیا اور اس کا اسٹاف پیچھے رہ گیا - ابھی تک تفصیلی حالات موصول نہیں ہوئے - لیکن اتنا معلوم ہو گیا کہ جنرل سیلوسٹرس اور اس کے دو ایڈی کانگ اور دو کرنل اس ہنگامہ میں کام آئے ۔

مراکو میں ہسپانیوں کی نازک حالت

لنڈن ۲۶ جولائی - میڈرڈ پایہ تخت سپین کا تار ہے کہ سیدی ایرس واقع مراکو میں سپین کی فوجوں کی حالت بہت نازک ہے - دشمن کے حملے دم بدم سخت ہوتے جاتے ہیں - ایک جنگی جہاز کے ذریعہ اس مقام کو خالی کرنے کی کوشش کی گئی - جو ناکام رہی کیونکہ دشمن کی آتشباری سے سپین والوں کا حد سے زیادہ نقصان جان ہو رہا ہے - قبائل کی بغاوت مکمل اور عام ہے ۔

ترکوں اور فرانسیسیوں کا معاہدہ

پیرس ۲۴ جولائی - ایک اخبار کا بیان ہے کہ یکرسائی بے نے جو پیرس میں حکومت انگورہ کے ڈیلی گیٹ ہیں - فرانسیسیوں اور ترکوں کے درمیان ایک معاہدے کا مسودہ مرتب کیا ہے - جس پر غالباً فریقین مطمئن ہو جائینگے ۔

انگلستان سے ہندوستان تک پانچ دن کا ہوائی راستہ

دار العوام میں سوالات کے وقت کپتان گیسٹ نے بیان کیا کہ اس خیال سے کہ اب آرگنزیشن مکمل ہو چکا ہے - اور باقاعدہ محکمہ قائم ہو جانے سے یہ تخمینہ لگایا گیا ہے - کہ انگلستان سے مصر کا ہوائی راستہ ۲ دن میں کراچی ۵ دن میں - پرتھ (مغربی آسٹریلیا) ساڑھے سات دن میں طے ہو گا ۔

سابق شاہ کارل

لنڈن ۲۲ جولائی - ریوٹر کو معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ نے سوئٹزرلینڈ سے سابق شاہ کارل کے فرار کے بارہ میں دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ حکومت سوئٹزرلینڈ سخت نگہبانی کررہی ہے کہ شاہ مذکور ہنگری نہ جاسکے - جیسا کہ اس سے پہلے کوشش کی تھی ۔

روس اپنی وبائی امراض کا زور

ہیضہ بخار اور طاعون سے روزانہ ہزاروں اموات ہوتی ہیں - برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ سوویٹ حکومت اسوقت بالکل بے بس ہے - جرمنی کے نام گورکی نے دردناک اپیل کی ہے کہ " ہم آپ کو کوئی معاوضہ نہیں دے سکتے - مگر انسانیت کی خاطر آیئے " ۔

ایک لاکھ یہودیوں کا قتل عام

کوپن ہیگن - ڈنمارک کی اطلاع ہے کہ اوکران میں ایک لاکھ کے قریب یہودیوں کا قتل عام ہوا ہے - اور چار سو کے قریب یہودی دیہات کو جلا کر خاک سیاہ کر دیا گیا ۔

لنڈن ٹائمز سے گورنمنٹ کی ناراضی

گورنمنٹ برطانیہ نے فیصلہ کیا ہے کہ آیندہ اخبار ٹائمز آف لنڈن کو سرکاری خبریں اشاعت کے لئے نہیں دی جائینگی - اس کارروائی کی تائید میں مسٹر لائڈ جارج نے کہا کہ اخبار مذکور نے لارڈ کرزن پر ایک کمینہ ذاتی حملہ اسوقت کیا جبکہ وہ نہایت ہی اہم اور نازک ترین مسائل ملکی پر گفت و شنید کررہے تھے ۔

ہندوستانیوں کا داخلہ نو آبادیوں میں

لنڈن کی خبر ہے کہ آسٹریلیا - نیوزی لینڈ اور کنیڈا نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تعلیم یافتہ ہندوستانیوں پر سے موجودہ بندشیں اٹھا دینگے - بشرطیکہ ہندوستانی ...